سوال

(858)ان عبارتوں کا ترجمہ فرمادیں

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ان عبارتوں کا ترجمہ فرمادیں :

((عن ابی قیس عن ھزیل بن شر جبیل عن المغیرة انہ علیہ السلام مسح علی جوربیہ و نعلیہ ثم ذکر عن مسلم انہ ضعف الخبر وقال ابو قیس الاودی و ھزیل لایحتملان مع مخالفتھما الاجلة الذین رووا ھذا الخبر عن المغیرة فقالوا مسح علی الخفین و ذکر ایضا تضعیف الخبر عن جماعة وان الاعتماد فی ذلک علی مخالفة الناس قلت ھذا الخبر اخرجہ ابو داؤد وسکت عنہ و صححہ ابن حبان وقال الترمذی حسن صحیح وابو قیس عبدالرحمن بن ثروان وثقہ ابن معین وقال العجلی ثقة ثبت وھزیل وثقہ العجلی واخرج لھما معا البخاری فی صحیحہ ثم انھما لم یخالفا الناس مخالفة معارضة بل رویا امرا زائدا علی ماروہ بطریق مستقل غیر معارض فیحمل علی انھما حدیثان ولھذا صحح الحدیث کما مر)) (سنن الکبری الجلد الاوّل : ۲۸۴)

۲۔ ((اخرجہ احمد وابویعلی والحاکم من حدیث شعبة عن سلمة بن کھیل عن حجر ابی العنبس عن علقمة بن وائل عن ابیہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما بلغ غیر المغضوب علیھم ولا الضالین قال آمین واخفی صوتہ ولفظ الحاکم خفض صوتہ لکن قد اجمع الحفاظ منھم البخاری وغیرہ۔ ان شعبة وھم فی قولہ خفض صوتہ وانما ھو مد صوتہ لان سفیان کان احفظ من شعبة و محمد بن سلمة وغیرھما رووا عن سلمة بن کھیل ہکذا وقد بسط الکلام فی اثبات علل ہذہ الروایة الزیلعی فی تخریج احادیث الھدایة وابن الھمام فی فتح القدیر وغیرھما من محدثی اصحابنا والانصاف ان الجھر قوی من حیث الدلیل وقد اشار الیہ ابن امیر الحاج)) (تعلیق المجد : ۱۰۵)

۳۔ ((ثم ان احمد والشافعی یحتجان فی جواز غسل الرجل زوجتہ بان علیا غسل فاطمة رضی اللہ عنھما ردا علی ابی حنیفة)) (نصب الرایہ : ۲، ۲۵۱) (طاہر ندیم)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ابو قیس سے ہزیل بن شر جبیل سے مغیرہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی جورابوں اوراپنے جوتوں پر مسح کیا ، پھر انہوں نے مسلم سے ذکر کیا کہ انہوں نے اس خبر کو ضعیف قرار دیا اور فرمایا کہ ابو قیس اودی اور ہزیل دونوں ہی برداشت نہیں کیے جاسکتے ، ان اجلہ کی مخالفت کرنے کے ساتھ جن اجلہ نے اس خبر کو مغیرہ سے روایت کیا تو کہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسح کیا موزوں پر اور نیز اس خبر کی تضعیف کو ایک جماعت سے نقل کیا اور اعتماد لوگوں کی مخالفت پر ہے ۔ میں کہتا ہوں اس خبر کو ابو داؤد نے نکالا اور اس پر خاموشی اختیار کی اور اس کو ابن حبان نے صحیح کہا اور ترمذی نے کہا : حسن صحیح ہے اور ابو قیس عبدالرحمن بن ثروان کو ابن معین نے ثقہ کہا ہے اور عجلی نے کہا ثقہ ثبت ہے اور ہزیل کو عجلی نے ثقہ کہا اور ان دونوں کی حدیث کو امام بخاری نے صحیح میں معاً نکالا پھر ان دونوں نے دوسرے لوگوں کی معارض مخالفت نہیں کی بلکہ ان دونوں نے تو دوسروں کی روایت کردہ چیز پر ایک زائد امر کو بطریقِ مستقل روایت کیا ہے جو معارض و منافی بھی نہیں تو محمول کیا جائے گا کہ وہ دو مستقل حدیثیں ہیں ، اسی لیے حدیث کو صحیح کہا گیا ہے جیسا کہ

پہلے گزرا۔

۲۔اس کو احمد ، ابو یعلیٰ اور حاکم نے نکالا ، شعبہ کی حدیث سے سلمہ بن کہیل سے حجر ابو العنبس سے علقمہ بن وائل سے وہ اپنے باپ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب غیر المغضوب علیہم ولا الضالّین پر پہنچے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آمین کہا اور اس کے ساتھ اپنی آواز کو مخفی رکھا اور حاکم کے لفظ ہیں اپنی آواز کو پست کیا لیکن بلا شبہ حفاظ جن سے بخاری وغیرہ ہیں نے اجماع کیا ہے کہ شعبہ نے اپنی آواز کو پست کیا ،کہنے میں وہم کیا ہے لفظ تو صرف یہ ہیں کہ اپنی آواز کو لمبا کیا کیونکہ سفیان جو شعبہ سے زیادہ حفظ والے تھے اور محمد بن سلمہ وغیر ھما نے سلمہ بن کہیل سے اسی طرح روایت کیا ہے ۔ اس روایت کی علتوں کے اثبات میں زیلعی نے نصب الرایہ فی تخریج احادیث الھدایہ میں اور ابن ہمام نے فتح القدیر میں اور ان دونوں کے علاوہ ہمارے اصحاب سے محدثین نے بسط و تفصیل سے کلام کیا ہے ۔ اور انصاف یہی ہے کہ جہراً آمین کہنا قوی ہے دلیل کے اعتبار سے اور اس کی طرف ابن امیر الحاج نے بھی اشارہ فرمایا ہے ۔

۳۔پھر احمد اور شافعی مرد کے اپنی بیوی کو غسل دینے کے جواز میں حجت پکڑتے ہیں کہ علی رضی اللہ عنہ نے فاطمہ رضی اللہ عنہا کو غسل دیا ۔ امام ابو حنیفہ کے رد میں ۔ ۱۳، ۷، ۱۴۲۲ھ

[قرآن وحدیث کی روشنی میں احکام ومسائل]

جلد02ص808

محدث فتویٰ